

اتحاد



4920CH36

یہ دلیس کہ ہندو اور مسلم تہذیبوں کا شیرازہ ہے
 صدیوں پرانی بات ہے یہ، پر آج بھی کتنی تازہ ہے
 تاریخ ہے اس کی، ایک عمل تحلیلوں کا ترکیبوں کا
 سمبندھ وہ دو آدرشوں کا، تنوگ وہ دو تہذیبوں کا
 وہ ایک تڑپ، وہ ایک لگن، کچھ کھونے کی، کچھ پانے کی
 وہ ایک طلب، دو روحوں کے اک قالب میں ڈھل جانے کی
 یوں ایک تجلی جاگ اٹھی نظروں میں حقیقت والوں کی
 جس طرح حدیں مل جاتی ہوں دوست سے دو اُجیالوں کی
 آوازہ حق، جب لہرا کر بھکتی کا ترانہ بنتا ہے
 یہ ربطِ بہم، یہ جذبِ دروں خود ایک زمانہ بنتا ہے
 چشتی کا، قطب کا ہر نعرہ یک رنگی میں ڈھل جاتا ہے
 ہر دل پہ کبیر اور تلسی کے دوہوں کا فسوں چل جاتا ہے
 یہ فکر کی دولت روحانی وحدت کی لگن بن جاتی ہے
 نائک کا کبت بن جاتی ہے، مہرا کا بھجن بن جاتی ہے
 دلِ دل سے جو ہم آہنگ ہوئے، اطوار ملے، انداز ملے
 اک اور زباں تعمیر ہوئی، الفاظ سے جب الفاظ ملے
 یہ فکر و ادب کی رعنائی، دُنیاۓ ادب کی جان بنی

یہ میر کافن، چلبست کی لے، غالب کا امر دیوان بنی
 تہذیب کی اس یک جہتی کو اُردو کی شہادت کافی ہے
 کچھ اور نشان بھی ملتے ہیں، تھوڑی سی بصیرت کافی ہے
 ٹھمری کی ریلی تانوں سے نغموں کی گھٹائیں آتی ہیں
 چھڑتا ہے ستاراب بھی جو کہیں، خسرو کی صدائیں آتی ہیں
 ذہنوں کی گھٹن مٹ جائے گی، انسان کا تفکر جاگے گا
 کل ایک مکمل وحدت کا بے باک تصور جاگے گا
 تعمیر نئی وحدت ہوگی، مانوتا کی بنیادوں پر
 اے ارضِ وطن! وشواس تو کراک بار ہمارے وعدوں پر
 اس وحدت، اس یک جہتی کی تعمیر کا دن ہم لائیں گے
 صدیوں کے سنہرے خوابوں کی تعبیر کا دن ہم لائیں گے

جاں نثار اختر

سوالوں کے جواب لکھیے

1. اس نظم میں شاعر کس دیس کی بات کر رہا ہے؟
2. شاعر نے ہندو اور مسلم تہذیبوں میں کیا کیا باتیں یکساں بتائی ہیں؟
3. تہذیب کی یک جہتی کسے کہا گیا ہے؟
4. شاعر نے نظم کے اخیر میں کس عزم کا اظہار کیا ہے؟